

کتاب نامہ اندلس

اختر راہی

برصغیر پاک و ہند میں اندلس اور اس کے اہل علم سے دلچسپی کی اپنی تاریخ ہے۔ مسلم دور اقتدار (۱۲۰۶ء - ۱۸۵۷ء) میں فارسی تہذیبی زبان کی حیثیت رکھتی تھی مگر اندلس کی تاریخ کے حوالے سے اس کا دامن خالی ہے۔ نہ صرف یہ کہ برصغیر کے اہل قلم نے کچھ نہ لکھا بلکہ فارسی کی جنم بھومی ایران میں بھی اس موضوع پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا۔ البتہ مسلم دور اقتدار میں بعض اندلسی اہل علم اور ان کے افکار کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ ان میں سرفہرست ابن عربی تھے۔ برصغیر میں صوفیاء کے اثر و رسوخ کا نتیجہ تھا کہ ابن عربی کی کتابوں کی شرحیں لکھی گئیں (۱)۔ فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ علماء کے کتب خانوں کی زینت بنیں اور ابن عربی کے وجودی افکار برصغیر کی مسلم فکر کا جزو لاینفک بن گئے۔ اس کے رد عمل میں حضرت مجدد الف ثانی کے صوفیانہ افکار نے جنم لیا تاہم حضرت مجدد کے عہد سے اب تک وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے فلسفوں پر مسلسل لکھا جا رہا ہے اور یوں ابن عربی سے دلچسپی کا تسلسل برقرار چلا آ رہا ہے۔ تصوف کی گرم بازاری کے حوالے سے دوسرے صوفی مفکرین میں امام محمد غزالی کو قبولیت عام حاصل ہوئی۔ اور ان کے توسط سے، گو بالواسطہ ہی سہی، ابن رشد کے بارے میں سوچا گیا۔

مسلم اقتدار کے خاتمے اور برطانوی تسلط کے نتیجے میں اندلس سے دلچسپی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ مگر اس تبدیلی اور اس کی ماہیت کو سمجھنے کے لئے ہمیں اس کا تاریخی پس منظر جاننا ہوگا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے شاہ عالم ثانی (م ۱۸۰۶ء) کے دور میں سیاسی امور میں بالادستی حاصل کر لی تھی مگر عوام کو غیر ضروری طور پر براہِ نگینہ نہ کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مغل بادشاہ کا وجود برقرار رکھا گیا۔ اسی پالیسی کے پیش نظر کمپنی نے برصغیر کے مسلم نظامِ تعلیم کو بدلنے کے بجائے اس کی سرپرستی شروع کی۔ ۱۸۱۳ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے کمپنی کا نیا چارٹر منظور کرتے ہوئے اسے پابند کیا کہ وہ اپنے زیر اثر علاقوں میں ہندوستانیوں کی تعلیم کی ذمہ داری قبول کرے چنانچہ اس مقصد کے لیے ایک لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی۔ کمپنی نے مدرسہ عالیہ کلکتہ (بنیاد: ۱۷۸۱ء) اور سنسکرت کالج بنارس (بنیاد: ۱۷۹۱ء) کی مالی اور انتظامی حالت بہتر بنانے کے ساتھ مسلمانوں کے لیے ۱۸۲۳ء میں دہلی کالج قائم کیا۔ مگر یہ صورت حال کمپنی کے نوجوان ملازموں اور مسیحی مبلغوں کو پسند نہ تھی جو اپنی تہذیبی اور علمی برتری کا غرہ رکھتے تھے چنانچہ کمپنی کے اندر ایک مضبوط گروہ بن گیا جو ہندوستانیوں کو مغربی علوم کی تعلیم، اور وہ بھی انگریزی زبان میں، دینے کے حق میں تھا۔ ۱۸۳۳ء میں اس گروہ سے وابستہ لارڈ میکالے کا تقرر گورنر جنرل کی مجلسِ منتظمہ میں بطور رکن امور قانون ہوا۔ میکالے برہنائے عہدہ تعلیمی کمیٹی کا سیکریٹری تھا۔ گورنر جنرل لارڈ بنٹنک فکری طور پر میکالے کا ہم نوا تھا۔ اس لیے جب ۱۸۳۳ء میں ایک بار پھر کمپنی کے چارٹر کی تجدید کا مرحلہ آیا تو میکالے نے تعلیمی معاملات سے متعلق اپنی

مشہور یادداشت لکھی جس میں اس نے مشرقی علوم و فنون کا مضحکہ اڑاتے ہوئے لکھا تھا (۲) :

”و جب ہمیں ایک زبان کی تعلیم دینے کا اختیار حاصل ہے تو کیا پھر بھی ہم ان زبانوں کی تعلیم دیں گے جن میں مسلمہ طور پر کسی موضوع سے متعلق بھی کوئی ایسی قابل قدر کتاب نہیں ملتی جسے ہماری زبان کے مقابلے میں پیش کیا جائے۔ جب ہم یورپین علوم پڑھانے کے معاملے میں بالکل آزاد ہیں تو کیا پھر بھی ہم ان علوم کی تعلیم دیں گے جو یورپین علوم سے جہاں مختلف ہیں ، وہیں ان کی لغویت بھی مسلمہ طور پر نمایاں ہے۔“

جب ہم ایک صحیح فلسفہ اور تاریخ کی سرپرستی کرنے پر قدرت رکھتے ہیں تو کیا وجہ ہے ہم سرکاری دولت کے صرف سے وہ طبی اصول پڑھائیں جن کو دیکھ کر انگلستان کا نعل بند بھی خفت محسوس کرتا ہے۔ وہ علم ہیئت جس پر انگریزی اسکولوں کی بچیاں بھی خندہ زن ہوں گی۔ وہ علم تاریخ جو تیس تیس فٹ لمبے قد کے بادشاہوں کے تذکروں سے بھرا پڑا ہے جنہوں نے تیس تیس ہزار سال تک حکمرانی کی۔ وہ جغرافیہ جو شیرے ، راب اور مکھن کے سمندروں کے بیانات پر مشتمل ہے۔“

اس یادداشت نے انگریزی تعلیم کا راستہ ہموار کر دیا۔ جدید تعلیمی نظام کے حوالے سے مسلمان واضح طور پر جدید اور قدیم دو مکاتب فکر میں بٹ گئے۔ نواب عبد اللطیف اور سرسید احمد خان جیسے مصلحین جہاں انگریزی زبان اور جدید تعلیم کو ضروری خیال کرتے تھے ، وہاں علمائے کرام کا ایک بڑا حصہ اسے دین و ایمان

کے تقاضوں کے خلاف سمجھتا تھا اور علمائے کرام دینی ورثے کے تحفظ کے لیے قدیم نظام تعلیم سے چمٹے رہنے کو مناسب خیال کرتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور دوسرے بیسیوں مدارس اسی ثانی الذکر نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہیں۔

جدید نظام تعلیم مغربی علوم کی برتری اور برصغیر کے رہنے والوں کی تاریخ و ثقافت کی پس ماندگی کے تصورات پر مبنی تھا۔ جو مسلمان جدید تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انکا ایک طبقہ جہاں اپنے ماضی سے کٹ گیا، وہیں ایسے اہل علم و فکر بھی سامنے آئے جنہوں نے گو مغربی تہذیب کے منابع یا مظاہر پر تنقید تو نہ کی البتہ اپنے ماضی اور تاریخی ورثے کے بارے میں نصابی کتابوں کی غلط بیابیاں قبول نہ کیں۔ ان جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کو ان منصف مزاج مغربی اہل علم کی تحریروں سے حوصلہ ملا جنہوں نے نہ صرف مسلمانوں کے عہد آفریں کارناموں کو تسلیم کیا بلکہ مغرب کی علمی و فنی پیش رفت میں اندلسی مسلمانوں کے کردار کی تعریف کی تھی۔ فرانسیسی مستشرق گستاؤ لی بان اور جرمن مصنف فان کریمر کا شمار ان ہی منصف مزاج لوگوں میں کیا جا سکتا ہے۔ سید حسین بلگرامی نے گستاؤ لی بان کی تالیف کا ترجمہ ”تمدن عرب“ (۱۸۹۷ء) کے نام سے کیا۔ صلاح الدین خدا بخش (م ۱۹۳۱ء) نے فان کریمر کو انگریزی کا جامہ پہنایا اور مولوی جمیل الرحمن نے اردو میں ان کے تراجم کیے۔

بیسویں صدی کے آغاز تک اندلس کی تاریخ پر جو کتابیں سامنے آئیں۔ ان میں ابو الفضل محمد عباس شروانی کی تاریخ اندلس (تالیف : ۹۶ - ۱۸۹۵ء) ، ماریا کالیکٹ کی تالیف کا ترجمہ تاریخ اسپین (۱۸۹۸ء) جو سید محمد احمد بن محترم الدولہ نواب سید محمد خان بہادر (سر سید احمد خان کے بھتیجے) کی کاوش کا نتیجہ

تھا، اور سٹینلے لین پول (۱۸۵۳ء - ۱۹۳۱ء) کی تالیف *Moors in Spain* کا اولین ترجمہ (از حامد علی صدیقی سہانپوری) کارنامہ مور (تالیف : ۱۸۹۸ء) زیادہ نمایاں ہیں۔ اسی عرصے میں سید امیر علی اپنی معروف کتاب *A Short History of the Saracens* (اولین اشاعت : ۱۸۹۹ء) کی تالیف میں مصروف تھے۔ جس کا ایک حصہ اندلس کے لیے مخصوص تھا۔ بعد میں اردو ترجموں کے ذریعے سید امیر علی کے خیالات اردو دان طبقے تک پہنچے (۳)۔ ۱۹۰۰ء میں ابن جبیر کے سفرنامے کا ترجمہ حافظ احمد علی خان شوق نے کیا۔

بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں تاریخ اندلس کے حوالے سے اہم کتاب یوسف اتونیو کونڈے کی تالیف کا ترجمہ تھا۔ یوسف اتونیو کونڈے نے کئی سال اسکوریال کے ذخیرہ کتب سے استفادہ کیا تھا۔ کونڈے کا ترجمہ محمد صدیق حسن نے کیا اور ۱۹۱۷ء سے ۱۹۱۹ء تک چار حصوں میں شائع ہوا۔ ترجمہ پر نظرثانی کا فریضہ مولانا عبدالحلیم شرر نے انجام دیا تھا۔ سٹینلے لین پول کی تالیف کے اولین ترجمہ کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ ۱۹۱۹ء میں اس کا دوسرا ترجمہ مولوی سید عبد الغنی وارثی (م ۱۹۱۸ء) کے قلم سے سامنے آیا۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے الفاظ میں ”عربی ناموں کی صحت کے ساتھ، یہ ، نہایت صحیح ترجمہ،“ ہے (۳)۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ *Moors*

in Spain کے دونوں مترجم مختلف حیثیتوں میں مولانا شبلی نعمانی سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے مترجم حامد علی صدیقی سہانپوری انجمن ترقی اردو کے جائنٹ سیکریٹری اور مولانا شبلی کے مددگار تھے۔ دوسرے مترجم مولوی عبد الغنی وارثی جن دنوں حیدرآباد دکن میں اسسٹنٹ اکاونٹنٹ تھے، مولانا شبلی سے بہت قریب تھے۔

بیسویں صدی کا تیسرا اور چوتھا عشرہ منشی محمد خلیل

الرحمن ، ان کے قابل فرزند ان گرامی اور مولوی محمد عنایت اللہ کے تراجم کی وجہ سے اہم ہے۔ منشی محمد خلیل الرحمن سرادہ ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے مگر ان کی علمی زندگی کا بڑا حصہ لاہور میں گزرا اور یہیں کے دوران قیام میں ان کے بلند پایہ تراجم سامنے آئے۔ عربی زبان میں تاریخ اندلس پر سب سے مفصل کتاب مقری کی نفع الطیب ہے جو چار جلدوں میں ہے اور نویں صدی کے آخر میں لکھی گئی تھی۔ منشی محمد خلیل الرحمن نے اس کا ترجمہ ۱۹۲۱ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایس۔ پی سکاٹ کی تالیف *Histry of the Moorish Empire in Europe* کا ترجمہ اخبار الاندلس کے نام سے تین جلدوں میں کیا۔ منشی صاحب نے اپنے مقید حواشی و تعلیقات میں مصنف کے ان اعتراضات اور فاش غلطیوں کی تصحیح بھی کی جو مصنف کے مذہبی نظریات یا ناواقفیت کی وجہ سے کتاب میں در آئی تھیں۔ منشی صاحب کا تیسرا کارنامہ پروفیسر ہنری لی کی تالیف *The Moriscos of Spain* کا ترجمہ تھا جو «مولدین» کے زیر عنوان شائع ہوا اور اپنے موضوع پر ایک جامع تالیف ہے۔

منشی صاحب ان تراجم کے علاوہ «آثار الاندلس» اور «رجال اندلس» کے نام سے بھی کتابیں مرتب کرنا چاہتے تھے جو شاید حیطہ تحریر میں نہ آسکیں۔ ستمبر ۱۹۲۸ء کے ایک مضمون کے آغاز میں لکھتے ہیں (۵) :

«اندلس کے متعلق اپنی تالیفات کے سلسلہ میں ایک مدت سے یہ آرزو ہے کہ رجال الاندلس سے پہلے آثار الاندلس نکل آئے جس میں ان آثار کو لیا جائے جو اس وقت اندلس میں مسلمانوں کی یادگار ہیں۔ میں نے قریباً ایسے ڈھائی سو آثار ڈھونڈے ہیں مگر ظاہر ہے کہ اس کی تکمیل بغیر اندلس گئے

نہیں ہو سکتی۔“

منشی محمد خلیل الرحمن کے ایک صاحبزادے پروفیسر نعیم الرحمن مدراس یونیورسٹی میں عربی و فارسی کے استاد تھے۔ بعد میں الہ آباد یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنے والد کی تقلید میں عبد الواحد مراکشی کی تالیف ”المعجب فی تلخیص اخبار المغرب“ کا ترجمہ خلافت موحدین (اشاعت : ۱۹۲۲ء) کے نام سے کیا۔ منشی محمد خلیل الرحمن کے دوسرے صاحبزادے جمیل الرحمن بڑودہ کالج میں ایک سال عربی اور فارسی کے ریسرچ فیلو رہے پھر ۱۹۱۷ء میں دارالعلوم حیدر آباد دکن سے منسلک ہوئے اور جب ۱۹۱۸ء میں دارالعلوم، جامعہ عثمانیہ میں ضم ہو گیا تو وہ جامعہ عثمانیہ میں تاریخ کے معلم ہو گئے۔ تاریخ اسلام پر ان کے متعدد مضامین اور تراجم شائع ہوئے جن میں اہم ترین ابن القوطیہ کی ”افتتاح الاندلس“ کا ترجمہ ہے۔ منشی محمد خلیل الرحمن کے تیسرے صاحبزادے معتضد ولی الرحمن تھے جو فلسفہ کا ذوق رکھتے تھے اور دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ سے منسلک تھے۔

جس عرصے میں منشی محمد خلیل الرحمن اور ان کے صاحبزادے انگریزی اور عربی کتب کے تراجم میں مصروف تھے۔ نامور مترجم مولوی محمد عنایت اللہ بھی اندلس کی تاریخ پر کام کر رہے تھے۔ وہ اپنے زمانہ طالب علمی میں ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ کی معروف کتاب *The Preaching of Islam* کا ترجمہ کر چکے تھے، جس میں اندلس کے حوالے سے اشاعت اسلام پر ایک باب شامل تھا۔ مولوی محمد عنایت اللہ نے اندلس کے جغرافیہ پر کام شروع کیا اور اس سلسلے کا ایک مضمون مجلس مذاکرہ علمیہ حیدر آباد میں پڑھا جو ۱۹۲۵ء میں مجلس کی روداد میں شائع ہوا تاہم دو سال بعد ان کی

جامع تالیف » اندلس کا تاریخی جغرافیہ، شائع ہو گئی۔ ترجمہ کے حوالے سے مولوی محمد عنایت اللہ نے ولندیزی مستشرق رائن ہارٹ ڈوزی (۱۸۲۰ء - ۱۸۸۳ء) کی کتاب پسند کی جس کا فرانسیسی سے انگریزی ترجمہ Spanish Islam: A History of the Muslims in Spain کے نام سے ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا۔ مولوی محمد عنایت اللہ کی رائے میں (۶) :

» پروفیسر ڈوزی کی یہ کتاب پیچیدہ تاریخی واقعات کو آئینہ کر کے دکھاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ ایک مسلمان اس کتاب کو اکثر جگہ سے پڑھ کر یہی کہے گا کہ مؤلف کی نیت فاسد اور طرز بیان جگر خراش ہے۔«

تاہم مولوی محمد عنایت اللہ نے اس کا ترجمہ » عبرت نامہ اندلس، کے نام سے کیا اور پہلی بار ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔ مولوی محمد عنایت اللہ کی دونوں کتابیں دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ نے شائع کی تھیں۔ دار الترجمہ سے وابستہ کئی افراد اندلس کی تاریخ سے گہری دلچسپی رکھتے تھے اور ۱۹۲۰ء کے بعد اس کے ناظم مولوی محمد عنایت اللہ تھے چنانچہ دار الترجمہ کی طرف سے الاحاطہ فی اخبار غرناطہ کا ترجمہ بھی شائع ہوا۔ ابن اثیر اور ابن خلدون کی مبسوط تاریخوں کے تراجم ہوئے تو اندلس سے متعلق حصے بھی ترجمہ ہو گئے۔ دار الترجمہ کی جانب سے جن متون کے تراجم ہوئے ان میں کتاب الفصل فی الملل والنحل (ابن حزم) اور فصوص الحکم بھی شامل تھے۔ حیدر آباد کے حوالے سے عثمان علی مرزا کا پمفلٹ » مسلمانان اندلس کے علوم و فنون « اشاعت (۲۸ - ۱۹۲۷ء) اور نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی تالیف » خلافت اندلس « (اشاعت : ۱۹۳۳ء) بھی اہمیت کی حامل ہے۔

ایک طرف منشی محمد خلیل الرحمن ، ان کے فرزند ان گرامی اور مولوی محمد عنایت اللہ کی تالیفات شائع ہو رہی تھیں تو ۱۹۲۷ء میں اندلس کا پہلا اردو سفرنامہ شائع ہوا۔ بھوپال کے قاضی ولی محمد نے اپنے سفر کے حالات قلمبند کیے تھے اور اردو پریس نے اس سفرنامے کا خیر مقدم کیا تھا تاہم علامہ اقبال کے سفر اندلس کو زیادہ اہمیت حاصل ہوئی جو انہوں نے تیسری گول میز کانفرنس (دسمبر ۱۹۳۲ء) میں شرکت کے بعد اختیار کیا تھا۔ اقبال نے جنوری ۱۹۳۳ء میں میڈرڈ ، قرطبہ ، غرناطہ ، اشبیلیہ اور طلیطلہ کے آثار دیکھنے میں تین ہفتے صرف کیے۔ اقبال نے اس جذباتی تجربے ، اپنے ماضی کی کھوج اور عظمت رفتہ کا ذکر ذاتی خطوط میں کیا ، جن میں سے بعض اسی دور میں شائع ہو گئے تھے۔ تاہم اس سفر کی اصل یافت اور یادگار اقبال کی لازوال نظم ”مسجد قرطبہ“ ہے (۷)۔

تاریخ اندلس سے جو دلچسپی پرشکوہ ماضی کے اظہار اور احساس تفاخر کی تسکین کے لیے پیدا ہوئی تھی (۸) وقت گزرنے کے ساتھ اس میں ”سامان عبرت“ تلاش کیا جانے لگا۔ یہ سوال پوچھا جانے لگا کہ آٹھ صدیوں تک حکمران رہنے والے اپنی قوت کیوں برقرار نہ رکھ سکے اور وہ کیا عناصر تھے جن کے باعث اندلس سے نہ صرف مسلم اقتدار ختم ہوا بلکہ اسلام کو دیس نکالا مل گیا۔ مولوی محمد عنایت اللہ نے ڈوزی کے ترجمہ کے لیے جو غنوان یعنی ”عبرت نامہ اندلس“ تجویز کیا ہے اس سے رحجان کا کچھ اندازہ ہوتا ہے۔

اندلس کی تاریخ پر لکھنے والوں میں وہ مؤرخین بھی شامل ہیں جنہوں نے عمومی تاریخ اسلام لکھی اور اس کے ایک حصے کے طور پر اندلس پر قلم اٹھایا۔ ان مؤرخین میں اکبر شاہ خان نجیب آبادی

اور مرتضیٰ احمد خان میکش جیسے بزرگوں کے نام لیے جا سکتے ہیں۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے ۱۹۳۱ء میں ایک پمفلٹ، «مسلمانان اندلس» کے نام سے لکھا۔ اس کے بعد جب «تاریخ اسلام» پر قلم اٹھایا تو اس کی آخری [اور تیسری] جلد اندلس کے لیے وقف کی۔ برصغیر کے دو معروف علمی اداروں یعنی دار المصنفین اعظم گڑھ اور ندوۃ المصنفین دہلی نے «تاریخ اسلام» مرتب کی ہے۔ دار المصنفین اعظم گڑھ کی جانب سے تاریخ اسلام کے مختلف ادوار اور پہلوؤں پر لکھنے کا کام مختلف اہل علم کو سونپا گیا۔ تاریخ اندلس کا حصہ سید ریاست علی ندوی کے سپرد ہوا۔ انہوں نے چار جلدوں میں اس کی تکمیل کی۔ پانچویں جلد «رجال اندلس» کے نام سے لکھنا چاہتے تھے اور اس کے آخری صفحات لکھ رہے تھے کہ وہ دار المصنفین سے الگ ہو کر صوبہ بہار کے شعبہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے اور مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے پرنسپل کے عہدے پر فائز ہوئے۔ دار المصنفین سے جاتے ہوئے تاریخ اندلس کے مسودات ساتھ لیتے گئے تھے لیکن پٹنہ کی نئی مصروفیات نے انہیں وقت نہ نکالنے دیا کہ چاروں جلدوں پر نظرثانی کر سکتے۔ صرف پہلی جلد پر نظرثانی ہو سکی جو ۱۹۵۰ء میں دار المصنفین کی جانب سے شائع ہو گئی۔ یہ جلد اندلس کے تاریخی جغرافیہ، قدیم تاریخ، مسلمانوں کی فتح اندلس (۱۲ھ) سے لے کر عبدالرحمن الاوسط بن حکم (۵۲ھ) تک اسلامی دور کی سیاسی و تمدنی تاریخ پر روشنی ڈالتی ہے۔

ندوۃ المصنفین دہلی نے تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحات پر محیط تاریخ اسلام «تاریخ ملت»، کے نام سے شائع کی ہے۔ اس کا چوتھا حصہ خلافت ہسپانیہ سے متعلق ہے جو مفتی زین العابدین اور مفتی انتظام اللہ شہابی کی کاوش کا نتیجہ ہے۔

ان اداروں نے تاریخ اندلس پر کام کرنے کے ساتھ۔ اندلسی اہل علم کی کتابوں کے تراجم بھی شائع کیے۔ دار المصنفین نے صاعد اندلسی کی «طبقات الامم» اور یحییٰ اشبیلی کی کتاب الفلاحت کے تراجم شائع کیے۔ ندوۃ المصنفین سے ابن عبدالبر کی تالیف، جامع بیان العلم اور سلیمان کلاعی بلنسی کی «الاكتفاء» کے تراجم اشاعت پذیر ہوئے۔

جامعات میں تاریخ اسلام تو ایک عرصے سے پڑھائی جا رہی تھی مگر تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں تاریخ اسلام کو اس کا جائز مقام حاصل ہوا۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کی سطح پر تاریخ اسلام میں «تاریخ اندلس» کے پرچے شامل کیے گئے چنانچہ نصابی ضرورتوں کے تحت کتابیں تالیف ہوئیں جن میں تحقیق و تدقیق سے زیادہ کام نہیں لیا گیا بلکہ پہلے سے موجود مواد کو آسان زبان اور مناسب انداز میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس زمرے میں رشید اختر ندوی کی «مسلمان اندلس میں» (۱۹۵۱ء)، انتظام اللہ شہابی کی سلاطین اندلس (۱۹۵۶ء)، عبد القوی ضیاء کی تاریخ اندلس (۱۹۵۷ء)، ظفر عمر زبیری کی «اندلس کی اموی تاریخ» (۱۹۶۳ء) آئی۔ ایچ۔ برنی کی مسلم اسپین: ایک سیاسی و ثقافتی تاریخ (۱۹۶۹ء) اور نصیر احمد ناصر کی «تاریخ ہسپانیہ» (۱۹۶۹ء) کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد تاریخ اندلس پر کوئی اور جرنل (Original) کتاب سامنے نہیں آئی البتہ پرانی کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع ہوئے۔ نیس اکیڈمی کراچی نے سفرنامہ ابن جبیر اندلسی، الاحاطہ فی اخبار غرناطہ اور تاریخ ابن خلدون وغیرہ شائع کیے۔ اسی طرح دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کی اندلس سے متعلق تالیفات مختلف اداروں نے شائع کیے۔ نئی کتابوں میں ڈاکٹر محمد یوسف اور

ڈاکٹر احمد خان کے تراجم اور ڈاکٹر طفیل ہاشمی کی تالیف «مسلمانوں کے سائنسی کارنامے»، اندلس میں، اہم اضافے ہیں۔ سٹینلے لین پول کا ترجمہ (از حامد علی صدیقی سہارنپوری) نئی ترتیب و تدوین کے ساتھ۔ ایچ۔ ایم سعید اینڈ کمپنی نے کراچی سے شائع کیا ہے۔

اس کے ساتھ۔ اندلسی اہل علم کی بعض کتابیں پہلی بار منظر عام پر آئیں اور ان کے تراجم ہوئے۔ بعض متون کے تراجم پہلے سے موجود تھے مگر زیادہ بہتر تراجم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اندلس کی تاریخ اور اہل علم کے بارے میں نئے مقالات لکھے گئے اور ان میں سے بعض ازحد قابل قدر ہیں۔ اس عرصے میں اندلس کی سیاحت پر بھی توجہ رہی ہے۔ اندلس سے دلچسپی، ذرائع مواصلات کی ترقی اور ان پر مستزاد خوشحالی نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ اندلس کے اسلامی آثار بنظر خود دیکھے جائیں۔ برصغیر کے بیسیوں سیاحوں میں سے بعض نے اپنے مشاہدات و تاثرات قلمبند کیے ہیں (۹)۔ اور ادب دوست سیاحوں نے مستقل سفرنامے لکھے ہیں۔

اندلس ایک ایسا موضوع ہے جس پر اردو میں کام ہونا چاہیئے اور شاید مستقبل میں اہل علم اس طرف توجہ دیں گے۔ اسی احساس کے پیش نظر «کتاب نامہ اندلس» مرتب کیا جا رہا ہے۔ کتاب نامہ واضح طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں کتابوں اور دوسرے حصے میں مقالات کا اندراج ہے۔

پہلا حصہ مزید تین ذیلی حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے ذیلی حصے میں ان کتابوں کی فہرست ہے جو اندلسی اہل علم کی کاوش کا نتیجہ ہیں اور برصغیر کے اصحاب قلم نے انہیں اردو میں منتقل کیا ہے۔ دوسرے ذیلی حصے میں اندلسی اہل علم سے متعلق کتابوں

کی فہرست ہے ، اور تیسرا ذیلی حصہ تاریخ و تمدن اندلس کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں پر مشتمل ہے۔

کتاب نامہ کا دوسرا حصہ رسائل و جرائد میں مطبوعہ مقالات یا بعض مجموعہ ہائے مضامین میں شامل مقالات پر مشتمل ہے اور اس حصے میں تاریخ اندلس اور رجال اندلس پر لکھے گئے سب مضامین کو یکجا ترتیب دیا گیا ہے۔

حواشی

- ۱۔ تفصیل کے لیے دیکھئے : خلیق احمد نظامی ، حضرت شیخ اکبر محیی الدین ابن عربی اور ہندوستان ، ماہنامہ برہان (دہلی) ، جنوری ، ۱۹۵۰ء ، ص ۹-۲۵۔
 - ۲۔ میکارے ، نظام تعلیم کا اساسی تخیل (ترجمہ : عبد الحمید صدیقی) ، لاہور : احباب پبلی کیشنز (۱۹۷۹ء) ، ص ۵۷-۶۰۔
 - ۳۔ Short History of the Saracens کے ایک سے زائد تراجم ملتے ہیں۔ دیکھیے : باری علیگ (مترجم) ، تاریخ اسلام ، لاہور : اردو اکیڈمی (اشاعت دوم : ۱۹۳۶ء) ، وحشی محمود آبادی (مترجم) ، تاریخ اسلام ، کراچی : اردو اکیڈمی سندھ (۱۹۶۵ء)۔ اس کے علاوہ سید امیر علی نے Spain Under the Saracens کے زیر عنوان ایک جامع مقالہ بھی قلمبند کیا دیکھیے :
- Syed Razi Wasti (ed.), Syed Amir Ali on Islamic History and Culture,
Lahore: Peoples Publishing House (19), pp. 90—102.
- ۳۔ سید سلیمان ندوی ، یاد رفتگان ، کراچی : مکتبہ الشرق (۱۹۵۵ء) ، ص ۲۷
 - ۵۔ محمد خلیل الرحمن ، مدینۃ الزہرا ، ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) ، ستمبر ۱۹۷۲ء ، ص ۱۸
 - ۶۔ عنایت اللہ ، اندلس کا تاریخی جغرافیہ ، اسلام آباد : مقتدرہ قومی زبان (۱۹۸۶ء) ، ص ۳-۵
 - ۷۔ اقبال کے تمام سوانح نگاروں نے ان کے سفر اندلس پر چند صفحات لکھے ہیں مگر ان میں سب سے جامع بیان (اور بعض ناقابل اعتبار روایات کی تنقیح) ڈاکٹر جاوید اقبال کی ، زندہ رود، میں شامل ہے۔ دیکھیے :
- جاوید اقبال ، زندہ رود : حیات اقبال کا اختتامی دور ، لاہور : شیخ غلام علی اینڈ سنز (۱۹۸۳ء) ، ص ۳۹۷-۵۰۳۔
- ۸۔ مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس ، مدو جزر اسلام، کے حسب ذیل بند اس حقیقت کی عکاسی کرتے تھے۔

ہوا اندلس ان سے گلزار یکسر جہاں ان کے آثار باقی ہیں اکثر
 جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جا کر یہ ہے بیت حمرا کی گویا زباں پر
 کہ نہر آل عدنان سے میرے بانی
 عرب کی ہوں میں اس زمیں پر نشانی
 ہویدا ہے غرناطہ سے شوکت ان کی عیاں ہے بلنسیہ سے قدرت ان کی
 بطلیوس کو یاد ہے عظمت ان کی ٹیکتی ہے قاسم میں سرحسرت ان کی
 نصیب ان کا اشبیلیہ میں ہے سوتا
 شب و روز ہے قرطبہ ان کو رونا
 کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
 حجازی امیروں کے گھر جا کے دیکھے خلافت کو زیر و زبر جا کے دیکھے
 جلال ان کا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا
 کہ ہو خاک میں جیسے کندن نمکتا

[مستس حالی (صدی ایڈیشن)، دہلی: حالی پبلشنگ ہاؤس (۱۹۳۵ء)، ص ۳۳]

۹ - ماہر القادری مرحوم نے اپنے سفر اندلس کی یادداشتیں لکھیں جو ماہنامہ فاران میں شائع
 ہوئیں۔ اسی طرح مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنے اسفار اندلس کے تاثرات اپنی خود
 نوشت میں شامل کیے ہیں۔ دیکھئے: سید ابوالحسن علی ندوی، کاروان زندگی، کراچی:
 مجلس نشریات اسلام (۱۹۸۳ء)، ص ۳۸۹ - ۳۹۲۔

حصہ اوّل

(کتابیں)

(۱)

ابن جبیر

۱۔ سفرنامہ محمد بن جبیر اندلسی [رحلۃ ابن جبیر]

حافظ احمد علی خان شوق

رامپور : مطبع احمدی (۱۹۰۰ء) ، ص ۳۳۸

کراچی : نفیس اکیڈمی (۱۹۶۹ء) ، ص ۳۰۳

[شبیر حسین قریشی نے ترتیب و تدوین کی ہے]

ابن حزم

۲۔ جوامع السیرة

محمد سردار احمد

کراچی : مکتبہ علمیہ (۱۹۸۳ء) ، ص ۲۹۲

۳۔ کتاب الفصل فی الملل والنحل

عبد اللہ العمادی

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ (۱۹۳۵ء) ، جلد اول ،

ص ۶۵۱ - جلد دوم ، ص ۷۵۰ ، جلد سوم ، ص ۵۵۶

ابن الخطیب

۳۔ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ

سید احمد اللہ ندوی

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ - حصہ اول (۱۹۳۲ء) ،

حصہ دوم (۱۹۳۶ء)

کراچی : نفیس اکیڈمی (س . ن) ، جلد اول ، ص ۳۷۰ - جلد
دوم ، ص ۳۷۰

ابن رشد

۵ - ہدایۃ المقتصد ترجمہ ہدایۃ المجتہد

ادارۃ المصنفین

ربوہ : ادارۃ المصنفین (س . ن) ، ص ۲۹۸

[کتاب النکاح ، کتاب الطلاق اور کتاب اللعان کا ترجمہ]

۶ - فصل المقال فیما بین الحکمۃ والشریعۃ من الاتصال

ذوالقرنین

ماہنامہ مخزن (لاہور) ، جولائی ۱۹۱۵ء ، ستمبر ۱۹۱۵ء ،

ص ۱ - ۳۱

< - ترجمہ دیگر

عبید اللہ قدسی

کراچی : اقبال اکادمی پاکستان (۱۹۷۳ء) ، ص ۳۸

ابن سید الناس

۸ - ذکر حبیب : الذکر المیمون [نور العیون فی تلخیص سیر الامین

المأمون (۱)]

عاشق علی میرٹھی

کراچی : صدیقی ٹرسٹ (س . ن) ، ص ۳۹

۹ - سید المرسلین

عزیز ملک

راولپنڈی : مکتبہ معمار (۱۹۵۹ء) ، ص ۹۳

لاہور : ادبستان (۱۹۷۶ء) ، ص ۷۶

۱۰ - سیرت الرسول

خليفة محمد عاقل

دیوبند : دار الاشاعت (۱۹۳۹ء)

۱۱ - قرۃ العیون [شرح سرور المحزون فی ترجمۃ نور العیون]

نواب محمد علی خان صولت جنگ

یہ شرح دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد چھ حصوں پر مشتمل ہے اور دوسری جلد چار حصوں پر۔ مختلف حصے وقفے وقفے کے ساتھ شائع ہوئے تھے۔ تفصیل یہ ہے۔

جلد اول ، حصہ اول ، ٹونک : مطبع محمدی (۱۲۷۱ھ/

۵۵ - ۱۸۵۳ء)

جلد اول ، (حصہ اول تا ششم) ، لکھنؤ : مطبع علوی (۱۲۹۶ھ/

۷۹ - ۱۸۷۸ء)

جلد دوم (حصہ اول و دوم) ، ٹونک : سعادت پریس

(۱۳۵۵ھ/ ۳۷ - ۱۹۳۶ء)

جلد دوم (حصہ سوم) ، ٹونک : سعادت پریس (۱۳۵۶ھ/

۳۸ - ۱۹۳۷ء)

جلد دوم (حصہ چہارم) ، ٹونک : سعادت پریس (۱۳۵۷ھ/

۳۸ - ۱۹۳۸ء)

۱۲ - کحل العیون [شرح سرور المحزون فی ترجمۃ نور العیون]

نواب محمد علی خان صولت جنگ و سید عبد اللہ شاہ

[قرۃ العیون کی تالیف کے بعد نواب محمد علی خان صولت

جنگ نے نسبتاً زیادہ مفصل شرح لکھنے کا آغاز کیا۔ چنانچہ

کحل العیون کے نام سے دو جلدیں لکھیں۔ اس سلسلے کی

تیسری جلد سید عبد اللہ شاہ کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ غیر

مطبوعہ مخزونہ کتاب خانہ ٹونک]

۱۳ - کنز المکتون

مولابخش چشتی

دہلی : مطبع ستارہ ہند (۱۳۱۵ھ / ۹۸ - ۱۸۹۷ء)

۱۳ - گوہر مخزون (منظوم)

سید عبد الرزاق کلامی

آگرہ : مطبع مفید عام (۱۲۱۹ھ / ۰۲ - ۱۹۰۱ء)

ابن طفیل

۱۵ - جیتا جاگتا حی بن یقظان

ڈاکٹر سید محمد یوسف

کراچی : اردو اکیڈمی سندھ (س . ن) ، ص ۱۶۶

۱۶ - روح کی بیداری

فدا علی خان

امرتسر : وکیل ٹریڈنگ کمپنی (۱۹۱۰ء) ، ص ۸۳

ابن طلاع

۱۷ - اقصیۃ الرسول

غلام احمد حریری نظرثانی : محمد عثمان غنی والیف الدین

ترابی

لاہور : ادارہ معارف اسلامی (۱۹۸۷ء) ، ص ۷۶۲

ابن عبد البر

۱۸ - العلم والعلماء [جامع بیان العلم وفضله]

عبد الرزاق ملیح آبادی

دہلی : ندوۃ المصنفین (۱۹۵۳ء) ، ص ۲۹۶

لاہور : ادارۃ اسلامیات (۱۹۷۷ء) ، ص ۳۰۰

۱۹۔ آداب الشیخ والمرید القول المضبوط

مفتی محمد شفیع

کراچی : دار الاشاعت (س . ن) ، ص ۳۰

ابن عربی

۲۰۔ اخلاق اور انسانیت [الاخلاق]

عماد الدین

لاہور : رفاہ عام پریس (۱۹۱۲ء) ، ص ۱۰۸

۲۱۔ استخارہ قرآنیہ

حکیم سید ناظر حسین شاہ رنجانی

لاہور : نامی پریس (س . ن) ، ص ۶۳

۲۲۔ تفریح الخاطر

ابو منصور محمد صادق قادری

لائل پور : سنی دار الاشاعت (س . ن) ، ص ۱۳۰

۲۳۔ تفسیر ابن عربی

امیر حسن خان سہا [قاموس الکتب جلد اول ، ص ۱۹]

۲۴۔ شجرة الكون

لاہور : اللہ والہ کی قومی دکان (س . ن) ، ص ۲۲

۲۵۔ فصوص الحکم

محمد عبد القدیر صدیقی

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ (۱۹۳۲ء) ،

۱۰ + ۳۳۳

لاہور : الکتاب (۱۹۷۹ء) ، ص ۳۲۳

لاہور : نذیر سنز (۱۹۸۰ء) ، ص ۳۷۵

۲۶۔ خزائن اسرار الکلم [فصوص الحکم]

کانپور : مطبع احمدی (۱۸۹۱ء)

۲۷ - مفتاح الطالب

نجم الغنی رامپوری

رامپور : مطبع سرور قیصری

ابو الربیع

دیکھیہ سلیمان کلاعی بلنسی

ابو زکریا

دیکھیہ یحییٰ بن محمد اشبیلی

ابو القاسم الزہراوی

۲۸ - جراحیات زہراوی التصریف

حکیم نثار احمد علوی کا کوروی

کانپور : دار الاشاعت کتاب گھر (۱۹۳۷ء) ، ص ۲۳۵

سلیمان کلاعی بلنسی

۲۹ - تاریخ رده [الاكتفاء بما تضمنه من مغازی رسول الله و مغازی

الخلفاء]

خورشید احمد فاروق

دہلی : ندوة المصنفین (۱۹۶۲ء) ، ص ۱۶۸

کراچی : پاک اکیڈمی (۱۹۹۰ء) ، ص ۱۶۸

حضرت ابوبکر صدیق کے عہد کی بغاوتوں اور عسکری

سرگرمیوں سے متعلق حصہ کا ترجمہ مع حواشی

صاعد بن احمد

۳۰ - طبقات الامم

احمد میاں اختر جوناگڑھی

اعظم گڑھ : مطبع معارف (۱۹۲۸ء) ، ص ۱۵۰

عبد الله بن ابی حمزہ

۳۱۔ رحمة القدوس [ترجمہ بہجة النفوس]

ظفر احمد تھانوی

کراچی : رئیس پریس (۱۹۳۹ء)

عبد الله بن محمد بن فرج

۳۲۔ دربار رسول کے فیصلے [اقضية رسول الله]

حکیم عبد الرشید

بہاولپور : دار العرفان (۱۹۳۹ء) ، ص ۲۰۰

لاہور : ادبستان (۱۹۶۲ء) ، ص ۳۲۶

عیاض ، قاضی

۳۳۔ الشفاء [بتعريف حقوق المصطفى]

حافظ احمد علی شاہ بٹالوی

لاہور : ملک فضل الدین چمن الدین ککے زئی (س . ن) ،

ص ۵۶۳

۳۴۔ ترجمہ دیگر

مفتی غلام معین الدین نعیمی

لاہور : ادارہ نعیمیہ رضویہ (۱۹۶۰ء) ، ص ۳۱۶

۳۵۔ شمیم الرياض

حافظ محمد اسماعیل کاندھلوی

لکھنؤ : مطبع نولکشور (۱۹۱۳ء) ، جلد اول ، ص ۳۷۲

قاسم بن نیرہ شاطبی

۳۶۔ قصیدہ شاطبیہ [حرز الامانی و وجه التہانی]

قاری محمد عبد المالک

لاہور : پاکستان بک سنٹر (۱۹۸۰ء) ، ص ۱۳۰

۳۷ - ترجمہ و شرح الشاطبیہ

قاری اظہار احمد تھانوی

لاہور: ملک سراج الدین اینڈ سنز (س. ن)

مقری، احمد

۳۸ - نفع الطیب

محمد خلیل الرحمن

علی گڑھ: مطبع مسلم یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ (۱۹۲۱ء)،

ص ۶۰۳

یحییٰ بن محمد اشبیلی

۳۹ - کتاب الفلاحة

سید ہاشم ندوی

اعظم گڑھ: مطبع معارف (۱۹۲۷ء)، ص ۶۱۶

(۲)

اندلسی اہل علم سے متعلق کتب

ابن حزم

ابو زہرہ غلام احمد حریری (مترجم)

۴۰ - حیات امام ابن حزم

لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز (۱۹۶۳ء)، ص ۳۸

ابن رشد

ارشاد الحق قدوسی

۴۱ - ابن رشد

لاہور: فیروز سنز (۱۹۸۰ء)، ص ۹۳

ارنست رینان/معشوق یارجنگ (مترجم)

۳۲۔ ابن رشد و فلسفہ ابن رشد

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ (۱۹۲۹ء) ، ص ۳۱۹

محمد یونس فرنگی محلی

۳۳۔ ابن رشد

اعظم گڑھ : دار المصنفین (۱۳۳۲ھ) ، ص ۳۰۰

ہمایون مرزا ، سید

۳۳۔ مختصر حالات ابن رشد

آگرہ : مطبع شمسی (۱۹۲۳ء) ، ص ۳۳

ابن عربی

۳۵۔ ابو العلاء عقیفی ابو القاسم محمد انصاری فرنگی محلی

متصوفانہ فلسفہ ابن عربی

[۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۳ء میں]

سہ ماہی اردو (کراچی) کے شماروں میں بالاقساط شائع ہوا۔

ابو جاوید نیازی : دیکھیے نیازی

اشرف علی تھانوی

۳۶۔ التنبیہ الطربی فی تنزیہ ابن العربی

تھانہ بھون : مطبع اشرف المطابع (۱۳۳۶ھ)

۳۷۔ خصوص الکلم فی حل فصوص الحکم

تھانہ بھون : اشرف المطابع (۱۳۳۸ھ)

لاہور : نذیر سنز (۱۹۷۸ء) ، ص ۹۶

حسین نصر ، سید/محمد منور (مترجم)

۳۸۔ تین مسلمان فیلسوف

لاہور : علاقائی ثقافتی ادارہ تہران شاخ مغربی پاکستان

(۱۹۷۲ء)، ص ۱۰۱ - ۱۳۳ نیز ص ۱۹۲ - ۲۱۷

[حسین نصر کی تالیف Three Muslim Sages کا ترجمہ جس میں ابن سیناء، شیخ الاشراق شہاب الدین یحییٰ سہروردی اور ابن عربی کے فلسفیانہ افکار کا جائزہ لیا گیا ہے]

عبد اللہ ، ڈاکٹر سید

۳۹ - ابن عربی اور رومی کے مماثلات و مقابلات

لاہور : نیو لائٹ پریس (۱۹۷۸ء) ، ص ۱۶

محب اللہ الہ آبادی/غلام مصطفیٰ، شاہ محمد باقر (مترجمین)

(مترجمین)

۵۰ - افادات ابن عربی

الہ آباد : ادارہ انیس اردو (س . ن) ، ص ۲۳۰

محمد حسن

۵۱ - التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم

لکھنؤ : مطبع منشی نولکشور (۱۳۳۲ھ)

محمد عباد اللہ اختر امرتسری ، خواجہ

۵۲ - مشاہیر اسلام یعنی سوانح عمری حضرت محی الدین ابن عربی

لاہور : شیخ الہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب

(۱۳۳۶ھ) ، ص ۲۳۲

مہر علی شاہ ، پیر/فیض احمد (مترجم)

۵۳ - مقالات مرضیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ

گولڑہ شریف ، ضلع راولپنڈی (۱۹۶۵ء) ، ص ۲۳۰

نیازی ، ابو جاوید

۵۴ - ابن عربی

لاہور : فیروز سنز (۱۹۸۰ء) ، ص ۹۳

تاریخ اندلس

ابن الخطیب، لسان الدین

دیکھیے : اندراج نمبر ۴

ابن خلدون حکیم احمد حسین الہ آبادی (مترجم)

۵۵۔ تاریخ ابن خلدون (ایران، اندلس اور خلفائے مصر) ، حصہ پنجم

کراچی : نفیس اکیڈمی (۱۹۶۶ء) ، ص ۲۳۹ - ۳۳۳

ابن القوطیہ

۵۶۔ افتتاح الاندلس

محمد جمیل الرحمن

الہ آباد : کتابستان (۱۹۳۰ء) ، ص ۱۶۳

ابو الفضل

دیکھیے : محمد عباس شروانی ، ابوالفضل

اکبر شاہ خان نجیب آبادی

۵۷۔ تاریخ اسلام

منڈی بہاء الدین : صوفی کمپنی

کراچی : نفیس اکیڈمی (س . ن) ، جلد سوم ، ص ۶۲

۵۸۔ مسلمانان اندلس

لکھنؤ : یونائیٹڈ انڈیا پریس (۱۹۳۱ء) ، ص ۳۲

انتظام اللہ شہابی، مفتی

۵۹۔ تاریخ اندلس

دہلی : : مطبع دہلی پرنٹنگ ورکس (۱۹۳۹ء)

۶۰۔ سلاطین اندلس

کراچی : انجمن پریس (۱۹۵۶ء) ، ص ۲۰۰

برنی، آئی - ایچ

۶۱۔ مسلم اسپین : ایک سیاسی و ثقافتی تاریخ

کراچی : کفایت اکیڈمی (اشاعت پنجم: ۱۹۶۶ء) ، ص ۵۶۵

حسرت

۶۲۔ خلیفہ عبد الرحمن

لاہور : اکسپریٹ لیتھو پرنٹنگ پریس ، ص ۱۳۰

خولیان ریبرا

۶۳۔ اسلامی اندلس میں کتب خانے اور شائقین کتب

احمد خان

اسلام آباد : ادارہ تحقیقات اسلامی (۱۹۶۳ء) ، ص ۷۹

ذوالقدر جنگ بہادر، نواب

۶۴۔ خلافت اندلس (ملک اسپین میں قوم عرب کی ہشت صد سالہ

حکومت، ان کی حیرت انگیز ترقی اور عبرت آموز تنزل)

حیدر آباد دکن : دار الطبع سرکار عالی (۱۹۳۳ء) ، ص ۳۹۵

لاہور : علی کامران پبلشرز (۱۹۸۵ء) [اولین اشاعت کا عکس]

ڈوزی ، رائن ہارٹ

۶۵۔ عبرت نامہ اندلس

محمد عنایت اللہ

لاہور : گیلانی الیکٹرک پریس (۱۹۳۹ء) ، ص ۵۵۳

لاہور : بستان ادب (س . ن) ، ص ۶۵۲ [اضافہ و تقدیم محمد

اسماعیل پانی پتی]

رشید اختر ندوی

۶۶۔ مسلمان اندلس میں

لاہور: پبلشرز یونائیٹڈ (۱۹۵۱ء)

اسلام آباد: ادارہ معارف ملی (۱۹۷۰ء)، ص ۶۳۶

لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز (۱۹۸۶ء)، ص ۸۱۵

ریاست علی ندوی، سید

۶۷۔ تاریخ اندلس

اعظم گڑھ: مطبع معارف (۱۹۵۰ء) حصہ اول، ص ۳۵۱

سکاٹ، ایس۔ پی

۶۸۔ اخبار الاندلس

منشی خلیل الرحمن

لاہور: نصیر کائیج (۱۳۳۱ھ)، جلد دوم، ص ۲۲

لاہور: کواپریٹو پریس (۱۳۳۰ھ)، جلد سوم، ص ۶۳

شیر محمد اختر

۶۹۔ سرزمین اندلس

لاہور: شاہین مطبوعات (۱۹۵۵ء)، ص ۱۶۵

طفیل ہاشمی

۷۰۔ مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، اندلس میں

لاہور: مکہ بکس (۱۹۸۳ء)، ص ۱۳ - ۳۲۳

ظفر عمر زبیری

۷۱۔ اندلس کی اموی خلافت

کراچی: مکتبہ علم و فکر (۱۹۶۳ء)، ص ۱۸۱

عبد القوی ضیاء

۷۲۔ تاریخ اندلس (دور بنی امیہ): ۱۱ء تا ۱۲۲۵ء

حیدر آباد سندھ: ایجوکیشنل بک ڈپو (۱۹۵۷ء)، ص ۹۸۳

حیدر آباد سندھ : ایجوکیشنل بک ڈپو (۱۹۶۳ء)، ص ۶۶

عبد الواحد مراکشی

۳- خلافت موحدین ترجمہ المعجب فی تلخیص اخبار المغرب

محمد نعیم الرحمن

مدراس : مدراس ڈایو سیزن پریس (۱۹۲۲ء)، ص ۱۰ - ۳۷۹

عبد اللہ الاثری

۴- دانش وران اندلس

لاہور : مکتبہ دین و دنیا (س . ن) ، ص ۲۲۰

عثمان علی مرزا

۵- مسلمانان اندلس کے علوم و فنون

حیدر آباد دکن : شمس الأمراء پریس (۱۳۳۶ھ) ، ص ۳۲

کالیکت ، میریا

۶- تاریخ اسپین

سید محمد احمد

لکھنؤ : نامی پریس (۱۸۹۸ء)

کانڈی، جے - لے

۷- دولت ہسپانیہ عرب

محمد صدیق حسن [اصلاح و تصحیح عبدالحلم شری]

لکھنؤ : دلگداز پریس (۱۹۱۷ء) ، حصہ اول ، ص ۲۲۰ - حصہ

دوم (۱۹۱۹ء) ، ص ۲۳۳ - حصہ سوم (۱۹۱۹ء) ، ص ۳۰۸ -

حصہ چہارم ، ص ۲۶۳

لی ، ہنری چارلس

۸- مولدین

محمد خلیل الرحمن

لاہور : کواپریٹو پرنٹنگ پریس (۱۳۳۰ھ) ، ص ۳۰۳

لین پول، اسٹینلے

۷۹۔ کارنامہ مور یا مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت یورپ میں یعنی

تاریخ اندلس

منشی حامد علی صدیقی سہارنپوری

لاہور: مطبع مصطفائی (۱۸۹۸ء)، ص ۲۰۶

لاہور: تاجران کتب قومی (س . ن)، ص ۲۳۰

۸۰۔ مسلمان اندلس میں

کراچی: ایچ۔ ایم سعید کمپنی (س . ن)، ص ۳۱۵

[منشی حامد علی صدیقی کے ترجمہ کی جدید ترتیب و تدوین

ثناء الحق نے کی]

۸۱۔ مسلمانان اندلس

سید عبد الغنی وارثی

لکھنؤ: الناظر پریس (۱۹۱۹ء)، ص ۲۰۸

مرتضی احمد خان میکش

۸۲۔ تاریخ اسلام

محمد احسان الحق سلیمانی

۸۳۔ مسلمان یورپ میں (سرزمین اندلس اور سسلی میں مسلمانوں کے

عروج و زوال کی عبرت ناک داستان)

لاہور: قومی کتب خانہ (۱۹۵۳ء)

لاہور: مقبول اکیڈمی (۱۹۷۳ء)، ص ۵۱۲

محمد حلیم انصاری

۸۳۔ فتح اندلس

امرتسر: روز بازار پریس (۱۹۰۶ء)، ص ۱۸۰

محمد زکریا مائل

۸۵ - اخبار مجموعہ

دہلی : انجمن ترقی اردو ہند (۱۹۳۳ء)

محمد عباس شروانی، ابوالفضل

۸۶ - تاریخ اندلس

دہلی : مطبع انصاری (۱۳۱۳ھ)

محمد عنایت اللہ

۸۷ - اندلس کا تاریخی جغرافیہ

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ (۱۹۲۷ء) ،

ص ۸ + ۳۰ + ۵۱۳

اسلام آباد : مقتدرہ قومی زبان (۱۹۸۶ء)

[حیدر آبادی اشاعت کا عکس ہے]

محمد یوسف، ڈاکٹر سید

۸۸ - اندلس : تاریخ ادب از فتح ۹۱ ھ تا ۳۰۰ ھ

کراچی : مدینہ پبلشنگ کمپنی (۱۹۶۹ء) ، ص ۱۵۹

مقری، احمد

دیکھیے : اندراج نمبر ۳۸

مہرالنساء

۸۹ - نامور خواتین اندلس

دہلی : محبوب المطابع (۱۹۳۰ء) ، ص ۳۸

دہلی : عصمت بک ڈپو (۱۹۳۸ء)

نصیر احمد ناصر

۹۰ - تاریخ ہسپانیہ

لاہور : علمی کتب خانہ (۱۹۶۹ء) ، ص ۵۸۳

ہسلک، ای - ایل

۹۱ - تاریخ اندلس

عبدالسلام انصاری

حیدر آباد دکن : اعظم اسٹیم پریس

(۴)

سفرنامے

رفیق ڈوگر

۹۲ - اندلس کی تلاش

لاہور : مکتبہ دید شنید (۱۹۸۹ء)

محمد حمزہ فاروقی

۹۳ - آج بھی اس دیس میں

کراچی : مکتبہ اسلوب (۱۹۸۲ء) ، ص ۱۱۸

مستنصر حسین تارڑ

۹۳ - اندلس میں اجنبی

لاہور : سنگ میل پبلی کیشنز (طبع سوم: ۱۹۸۳ء) ، ص ۳۲۳

ولی محمد ، قاضی

۹۵ - سفرنامہ اندلس

لکھنؤ : نامی پریس (۱۹۲۷ء)

حصہ دوم

(مقالات)

ابوبکر شبلی

- ۱ - شیخ محی الدین ابن عربی
الرحیم (حیدر آباد سندھ)، مارچ ۱۹۶۶ء، ص ۲۱ - ۳۱
- احتشام بن حسن
- ۲ - ابن الخطیب کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف (۲)
مجلہ علوم اسلامیہ (علی گڑھ)، ۱۹۶۸ء، ص ۵ - ۶۶
- ۳ - ابن خلدون اور ابن خطیب کے تعلقات
برہان (دہلی)، مئی ۱۹۶۸ء، ص ۳۲۹ - ۳۳۳
- ۴ - چودھویں صدی عیسوی میں غرناطہ کا تہذیبی و ثقافتی
پس منظر
فکرونظر (اسلام آباد)، اگست ۱۹۸۳ء، ص ۳۸ - ۶۱
- احمد خان
- ۵ - علامہ اقبال اور واقعہ طارق بن زیاد (۲)
العلم (کراچی)، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۵ء، ص ۲۳ - ۳۳
- احمد عبدالحی، ڈاکٹر
- ۶ - کتاب التعریف (۳) (فن جراحیہ پر ایک معرکہ آرا تصنیف)
خدا بخش لائبریری جرنل (پٹنہ)، شماره ۳۵ (۱۹۸۸ء)،
ص ۲۹۹ - ۳۰۰
- اسرار الحق، حکیم
- ۷ - رسالہ فی المعالجات لابن بیطار

خدا بخش لاتبریری جرنل (پٹنہ) ، شماره ۳۵ (۱۹۸۸ء) ،
ص ۱۸۱ - ۱۸۶

اطہر ریحان فلاحی

۸ - ابن جلجل : ایک مورخ طیب

معارف (اعظم گڑھ) ، ستمبر ۱۹۷۹ء ، ص ۳۳۵ - ۳۵۱

اطہر مبارک پوری ، قاضی

۹ - اسپین میں امام ابن حزم کی نو سو سالہ یادگار تقریب

برہان (دہلی) ، اگست ۱۹۶۳ء ، ص ۲۲۳ - ۲۲۸

امتیاز علی خان عرشی

۱۰ - امام ابن حزم ظاہری اور ان کی کتاب الانساب

اپنی کتاب "مقالات عرشی" میں [لاہور : مجلس ترقی ادب

(۱۹۷۰ء)] ، ص ۱۶۷ - ۲۳۵ ، نیز "رونداد ادارہ معارف اسلامیہ

جلد سوم منعقدہ دہلی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء" میں [لاہور :

مجلس عاملہ ادارہ معارف اسلامیہ (۱۹۳۲ء)] ، ص ۱۷۰ - ۲۶۳

امیر حسن ناز

۱۱ - غرناطہ کا آخری جانباز

ہمایوں (لاہور) ، جون ۱۹۲۳ء

امیلیو گارشیا گویز

۱۲ - اندلس کی عربی شاعری کا ورثہ

یونیسکو پیامی (کراچی) ، جولائی ۱۹۸۲ء ، ص ۳۳ - ۳۶

انوار الحق حقی ، سید

۱۳ - امیر المومنین عبد الرحمن الناصر لدین اللہ

برہان (دہلی) ، اپریل ۱۹۳۹ء ، ص ۲۲۵ - ۲۳۰ ، مئی ۱۹۳۹ء ،

ص ۲۸۹ - ۳۰۳ ، جون ۱۹۳۹ء ، ص ۳۳۷ - ۳۵۲

بشیر احمد ڈار

۱۳ - ابن عربی کا فلسفہ

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی مرتبہ کتاب "نذر رحمن" میں
[لاہور: مجلس نذر رحمن (۱۹۶۶ء)]، ص ۶۱ - ۷۳

ثروت صولت

۱۵ - ابن حزم اندلسی

الرحیم (حیدر آباد - سندھ)، جون ۱۹۶۵ء، ص ۵ - ۱۲
ثناء الحق

۱۶ - یاد اندلس (علماء کی قدر و منزلت)

البلاغ (کراچی)، جون ۱۹۶۹ء، ص ۱۰۱ - ۱۰۳
جلال الدین

۱۷ - العقد المذهب فی طبقات حملة المذهب (ابن ملقن الاندلسی
المصری)

معارف (اعظم گڑھ)، مئی ۱۹۷۵ء، ص ۳۶۹ - ۳۸۳
جمیلہ شوکت

۱۸ - ابن عبد ربہ

المعارف (لاہور)، جولائی ۱۹۷۳ء، ص ۲۹ - ۳۱، اگست
۱۹۷۳ء، ص ۳۷ - ۳۹، ستمبر ۱۹۷۳ء، ص ۴۷ - ۴۹

نیز معارف (اعظم گڑھ)، مئی ۱۹۷۸ء، ص ۳۶۲ - ۳۷۰، جون
۱۹۷۸ء، ص ۳۲۲ - ۳۳۳

حلمی ضیاء الکن

۱۹ - یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمان زعماء کا حصہ (۵)

العلم (کراچی)، جنوری تا مارچ ۱۹۷۲ء، ص ۹۵ - ۱۰۹

خالد کمال مبارکپوری

۲۰۔ اندلس میں اسلامی تہذیب

برہان (دہلی)، اپریل ۱۹۶۱ء، ص ۲۳۳ - ۲۳۸

خالده اختر

۲۱۔ یورپ پر اسلامی تہذیب کے اثرات

فکرونظر (اسلام آباد)، اکتوبر ۱۹۸۳ء، ص ۳۶ - ۵۶

خلیق احمد نظامی

۲۲۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اور ہندوستان

برہان (دہلی)، جنوری ۱۹۵۰ء، ص ۹ - ۲۵

خلیل الرحمن، منشی

۲۳۔ مدینۃ الزہراء

معارف (اعظم گڑھ)، ستمبر ۱۹۲۷ء، ص ۱۸۰ - ۱۹۳

خیر الدین احمد، سید

۲۳۔ سلطنت اسپین یعنی اندلس کے حالات میں

اپنی تالیف "اقوام المسالک فی معرفت احوال الممالک" کے

ترجمہ "نظم الممالک" (مولوی محمد اسماعیل) میں، [لکھنؤ:

نولکشور پریس (۱۸۷۵ء)]، ص ۳۹ - ۶۳

رامون میندیز پی دل

۲۵۔ یورپ کی شاعری پر عربی شاعری کا اثر (۱)

اردو (کراچی)، اپریل ۱۹۶۷ء، ص ۱۷ - ۲۵

روز نطال، ا - خ

۲۶۔ ابن رشد کے سیاسی افکار (۷)

الرحیم (حیدرآباد - سندھ) مئی ۱۹۶۳ء، ص ۳۳ - ۵۳

رئیس احمد جعفری

۲۷ - موسی بن نصیر اور طارق بن زیاد کے کارنامے

ثقافت (لاہور) ، نومبر ۱۹۶۶ء ، ص ۵۷ - ۶۲

ریاست علی ندوی

۲۸ - اندلس کا اسلامی تمدن

معارف (اعظم گڑھ) ، نومبر ۱۹۴۷ء ، ص ۲۸۳ - ۳۹۲

دسمبر ۱۹۴۷ء ، ص ۳۵۶ - ۳۶۱

سعید احمد اکبر آبادی

۲۹ - آٹھویں صدی ہجری کے اندلسی شعراء کا ایک تذکرہ

ڈاکٹر سید عبد اللہ کی مرتبہ کتاب «ارمغان علمی بخدمت

پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع» میں، [لاہور: مجلس ارمغان علمی

(۱۹۵۵ء)] ، ص ۱۱۶ - ۱۲۳

نیز مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے مجموعہ مضامین «چار

علمی مقالات، میں» [علی گڑھ: شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی]

سلیمان ندوی، سید

۳۰ - اہل اندلس کے اخلاق اور عہدے

علی گڑھ منتھلی (علی گڑھ) ، نومبر ۱۹۰۵ء ، ص ۳۵۰ - ۳۵۷

۳۱ - ظاہریہ کے عقائد اور مسائل اور المحلی لابن حزم

معارف (اعظم گڑھ) ، مارچ ۱۹۳۰ء ، ص ۱۶۶ - ۱۷۳

سیف الدین بیہقی

۳۲ - اندلس کی فطری شاعری میں منظر نگاری

شیرازہ (سری نگر) ، مئی ۱۹۸۳ء ، ص ۵۱ - ۶۹

شبلی نعمانی

۳۳ - الفصل فی الملل والنحل لابن حزم

سید سلیمان ندوی کے مرتبہ «مقالات شبلی» جلد چہارم میں،
اعظم گڑھ: مطبع معارف (۱۹۳۳ء)، ص ۳۳-۳۱

۳۳- ابن رشد

سید سلیمان ندوی کے مرتبہ «مقالات شبلی» جلد پنجم میں،
[اعظم گڑھ: مطبع معارف (۱۹۳۶ء)]، ص ۱۹-۶۳، نیز
«مقالات شبلی» جلد ششم میں، [اعظم گڑھ: مطبع معارف]
(۱۹۳۸ء)، ص ۳۹-۳۰

شمیم عباسی

۳۵- جامع قرطبہ

فکرونظر (اسلام آباد)، اپریل ۱۹۸۲ء، ص ۵۶-۶۵

شہیر نیازی

۳۶- دانتے اور ابن عربی

المعارف (لاہور)، اکتوبر ۱۹۷۵ء، ص ۱۳-۲۵

طفیل احمد قریشی

۳۷- اندلس کے ایک مشہور قاضی: ابوالولید باجی

الرحیم (حیدرآباد سندھ)، اپریل ۱۹۶۷ء، ص ۷۸-۹۵

۳۸- علامہ ابن حزم

الرحیم (حیدرآباد سندھ)، ستمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۸۶-۲۸۸،

اکتوبر ۱۹۶۶ء، ص ۳۳۱-۳۵۸

۳۹- قاضی ابوالولید الباجی المالکی

فکرونظر (اسلام آباد)، اکتوبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۱۹-۲۲۸

طفیل ہاشمی

۴۰- اندلس میں تذکرہ نگاری

فکرونظر (اسلام آباد)، نومبر ۱۹۸۳ء، ص ۵۱-۷۷

- ۳۱۔ اندلس میں علمی سرگرمیاں
فکرونظر (اسلام آباد)، جون ۱۹۸۲ء، ص ۳۲ - ۵۷
صلاح الدین ندوی، ڈاکٹر
۳۲۔ تاریخ اسپین کا ایک ورق
معارف (اعظم گڑھ)، مئی ۱۹۸۵ء، ص ۳۳۹ - ۳۵۳
ضیاء الدین اصلاحی
۳۳۔ سیرت نبوی کی ایک اہم کتاب الشفاء پر ایک نظر
معارف (اعظم گڑھ)، فروری ۱۹۸۰ء، ص ۱۱۰ - ۱۲۳، مارچ
۱۹۸۰ء، ص ۱۶۵ - ۱۸۳، اپریل ۱۹۸۰ء، ص ۲۳۵ - ۲۶۲
۳۴۔ کل مولود یولد علی الفطرة، کا مفہوم [ابن عبدالبر کی کتاب
التمہید کا ایک ورق]
معارف (اعظم گڑھ)، ستمبر ۱۹۸۱ء، ص ۱۸۸ - ۲۰۵
ظافر قاسمی
۳۵۔ اندلس کی عظمت
الرحیم (حیدرآباد سندھ)، مارچ ۱۹۶۷ء، ص ۶۵۳ - ۶۵۶
ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر
۳۶۔ ابوجعفر احمد الضبی
المعارف (لاہور)، جولائی ۱۹۶۶ء، ص ۲۷ - ۳۱
۳۷۔ اندلس کا رازی خانوادہ مؤرخین
فکرونظر (اسلام آباد)، مئی ۱۹۸۲ء، ص ۳۹ - ۶۳
عاشق الہی بلند شہری
۳۸۔ الامام الشاطبی المقرئ
البلاغ (کراچی)، نومبر ۱۹۸۳ء، ص ۵۳۶ - ۵۵۰، دسمبر
۱۹۸۳ء، ص ۶۱۰ - ۶۱۶

عباد اللہ فاروقی

۳۹ - علامہ ابن حزم

الرحیم (حیدر آباد سندھ)، مارچ ۱۹۶۷ء، ص ۶۵ - ۶۶

عبدالحکیم شرف قادری

۵۰ - قاضی عیاض اور الشفاء

العارف (لاہور)، شماره ۱ (محرم ۱۳۰۱ھ)، ص ۳۵ - ۳۵

عبد الرشید عراقی

۵۱ - حافظ ابن عبدالبر قرطبی

حکمت قرآن (لاہور)، اکتوبر ۱۹۹۰ء، ص ۲۷ - ۳۰

قاضی عیاض مالکی

۵۲ - حکمت قرآن (لاہور)، فروری ۱۹۹۱ء، ص ۲۷ - ۳۰

عبدالسلام ندوی (ع)

۵۳ - عربی خون کا ایک گرم قطرہ (اسپین کی اسلامی تاریخ کا

ایک ورق)

معارف (اعظم گڑھ)، فروری ۱۹۳۰ء، ص ۱۳۳ - ۱۳۹

۵۴ - اندلس کا دماغی ترکہ کتب خانہ اسکوریال میں

معارف (اعظم گڑھ)، جولائی ۱۹۳۲ء، ص ۵۶ - ۵۹

عبد العظیم اصلاحی

۵۵ - ہدایۃ المجتہد ابن رشد

معارف (اعظم گڑھ)، اگست ۱۹۷۱ء، ص ۱۰۹ - ۱۳۲

عبد اللہ عنان

۵۶ - اپنی تالیف تاریخ اسلام کے حیرت انگیز لمحات، (ترجمہ: محمد

عبد الوہاب ظہوری) میں [حیدر آباد دکن: نفیس اکیڈمی

(۱۹۳۷ء)] ص ۱۷۳ - ۲۳۸

عبد اللہ قریشی

۵۷ - ہسپانیہ میں اقبال کے مشاہدات

ادبی دنیا (لاہور) ، اقبال نمبر - دور ششم ، شمارہ ۲۳ ،

ص ۱۵ - ۱۹

عبد اللہ کنون

۵۸ - فلسفی ابن رشد بحیثیت فقیہ

المعارف (لاہور) ، فروری ۱۹۷۰ء ، ص ۲۱ - ۳۰

عبید اللہ قدسی

عبید اللہ قدسی

۵۹ - ابن رشد اور علم کلام

فکرونظر (اسلام آباد) ، ستمبر ۱۹۷۸ء ، ص ۳۸ - ۳۹

عماد الملک

۶۰ - ابن رشد کی تصنیفات

معارف (اعظم گڑھ) ، جولائی ۱۹۲۷ء ، ص ۵۰ - ۵۶

عمر فاروق ، ایس - ایم

۶۱ - اقبال اور ابن رشد

اپنی کتاب "طواسین اقبال" جلد دوم - سوم میں میں ، [لاہور:

اقبال اکادمی پاکستان (۱۹۹۰ء)] ، ص ۶۷ - ۷۱

عنایت اللہ، شیخ

۶۲ - تاریخ ادب اندلس (مؤلفہ پروفیسر گونٹالیٹ پلنشیہ)

معارف (اعظم گڑھ) ، فروری ۱۹۲۹ء ، ص ۹۳ - ۹۹

محب الحسن

۶۳ - اسپین کی خانہ جنگی

جامعہ (دہلی) ، ستمبر ۱۹۳۸ء ، ص ۲۳۲ - ۲۳۷

محمد احمد صدیقی، ڈاکٹر

۶۳ - عربی شاعری و خیالات کا اثر برونسا و اطالیہ کی شاعری پر
برہان (دہلی)، مئی ۱۹۵۶ء، جون ۱۹۵۶ء، ص ۳۵۸ - ۳۶۸،

جولائی ۱۹۵۶ء، ص ۳۰ - ۵۰

محمد اسماعیل، مولانا

۶۵ - شیخ اکبر محی الدین ابن عربی

الرحیم (حیدر آباد سندھ)، اگست ۱۹۶۳ء، ص ۲۱ - ۳۲

محمد بدیع الزمان

۶۶ - اقبال اور سرزمین اندلس

معارف (اعظم گڑھ) دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۳۳۸ - ۳۵۵

محمد جعفر شاہ پھلواری

۶۷ - حافظ ابن عبد البر

المعارف (لاہور)، اپریل ۱۹۷۳ء، ص ۳۵ - ۳۹

محمد حفیظ پھلواری

۶۸ - اندلس کے مسلمان حکمرانوں کی علمی خدمات

العلم (کراچی)، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۱ء، ص ۱۰۳ - ۱۱۷

۶۹ - اسلامی اندلس کے دارالعلوم

العلم (کراچی)، جولائی تا ستمبر ۱۹۷۲ء، ص ۸۳ - ۹۰

محمد حنیف ندوی

۷۰ - علامہ ابن حزم اندلسی کا ایک مکتوب

المعارف (لاہور)، نومبر - دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۷۷ - ۸۸

محمد خالد مسعود

۷۱ - امام ابو اسحاق شاطبی

المعارف (لاہور) جون ۱۹۷۷ء، ص ۱۷ - ۲۳

محمد ذوقی شاہ، سید

۲- حضرت محی الدین ابن عربی

کیپٹن واحد بخش سیال کی مرتبہ کتاب «مضامین ذوقی» میں ،

[کراچی : محفل ذوقیہ (س . ن)] ص ۸۵ - ۸۰

محمد سعید شیخ

۳- فلسفہ اور مذہب میں تطبیق، ابن رشد کی نظر میں

المعارف (لاہور)، مئی ۱۹۷۳ء ، ص ۲۱ - ۱۵

محمد صابر خان، ڈاکٹر

۴- قاضی صاعد الاندلسی اور ان کی تاریخ علوم

معارف (اعظم گڑھ)، اگست ۱۹۸۰ء ، ص ۹۸ - ۸۱

محمد صغیر حسن معصومی

۵- ابن باجہ الاندلسی

معارف (اعظم گڑھ) ، فروری ۱۹۵۳ء ، ص ۱۰۵ - ۸۵ ، مارچ

۱۹۵۳ء ، ص ۱۶۵ - ۱۹۲

۶- ابن باجہ کا نظریہ الحان و نغمات

فکرونظر (اسلام آباد)، ستمبر - اکتوبر ۱۹۷۹ء ، ص ۶۸ - ۶۱

محمد عثمان سلجوقی

۷- اسپین : مسلمانوں کے عہد خلافت میں

العلم (کراچی)، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۳ء ، ص ۳۹

محمد عنایت اللہ

۸- جغرافیہ اندلس

مذاکرات (مجلس مذاکرہ علمیہ کے یک سالہ مضامین)، ۱۹۲۵ء

میں، [حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

(س . ن)] ص ۳۳ - ۳۱

محمد فیروز فاروقی

۷۹۔ عظیم مسلمان جغرافیہ دان (الادریسی)

فکرونظر (اسلام آباد)، نومبر ۱۹۷۳ء، ص ۲۹۸ - ۳۰۸

محمد لطفی

۸۰۔ محی الدین ابن العربی (۸)

فاران (کراچی)، ستمبر ۱۹۶۱ء، ص ۳۲ - ۳۷

محمد نعیم صدیقی ندوی

۸۱۔ الموافقات شاطبی (اسلامی قانون کی ایک اہم کتاب)

معارف (اعظم گڑھ)، جولائی ۱۹۷۸ء، ص ۲۳ - ۳۸

محمد یوسف، ڈاکٹر سید

۸۲۔ اقبال اور عبدالرحمن الداخل

اقبال (لاہور)، اکتوبر ۱۹۶۸ء،

۸۳۔ «مسجد قرطبہ»، (۱) کا مرکزی خیال : تاریخ کی روشنی میں

اقبال ریویو (کراچی)، جولائی ۱۹۶۸ء، ص ۶۹ - ۷۸

محمد یونس فرنگی محلی

۸۴۔ ابن الطفیل اور اس کا فلسفہ

معارف (اعظم گڑھ)، جنوری ۱۹۷۲ء، ص ۱۸ - ۲۸

محمود اقبال

۸۵۔ ابن باجہ

وجدان (کراچی)، اپریل ۱۹۶۹ء، ص ۱۰۳ - ۱۰۷

مسعود حسن

۸۶۔ مراتب الاجماع لابن حزم

مجلہ علوم اسلامیہ (علی گڑھ)، دسمبر ۱۹۶۰ء،

ص ۱۲۳ - ۱۲۸

مصطفی الشکعہ، ڈاکٹر

- ۸۷۔ اندلس کا اسلامی تمدن (مستشرقین کی نظر میں)
 معارف (اعظم گڑھ)، جنوری ۱۹۸۸ء، ص ۵ - ۲۸، فروری
 ۱۹۸۸ء، ص ۸۵ - ۱۰۶، مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۱۶۵ - ۱۸۱،
 اپریل ۱۹۸۸ء، ص ۲۳۵ - ۲۶۵
- مظفر حسین وزائج
- ۸۸۔ اقبال اور ہسپانوی شخصیات
 اقبال (لاہور)، اکتوبر ۱۹۷۳ء
- ۸۹۔ اقبال اور ہسپانیہ
 اقبال (لاہور)، اکتوبر ۱۹۷۳ء
- ۹۰۔ اقبال کا سفر ہسپانیہ
 اقبال (لاہور)، اپریل ۱۹۷۵ء، ص ۶۳ - ۸۰
 معارف (ادارہ)
- ۹۱۔ اندلس کی عربی شاعری کا اثر یورپ کی شاعری پر
 معارف (اعظم گڑھ)، اگست ۱۹۲۳ء، ص ۱۳۶ - ۱۳۷
 مناظر احسن گیلانی
- ۹۲۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا نظریہ علم
 معارف (اعظم گڑھ)، فروری ۱۹۳۵ء، ص ۲۷ - ۳۳،
 مارچ ۱۹۳۵ء، ص ۵۱ - ۵۷
- ۹۳۔ مجالس الشیخین یا دل کا چین (۱۰)
 اپنی کتاب «مقالات احسانی» میں، [کراچی: ادارہ مجلس علمی
 (۱۹۵۹ء)] ص ۳۹۳ - ۳۹۳
- ۹۴۔ مسلمانوں کا اندلس: خود ان کی نظر میں
 معارف (اعظم گڑھ)، نومبر ۱۹۵۳ء، ص ۳۲۹ - ۳۶۳، دسمبر
 ۱۹۵۳ء، ص ۳۰۵ - ۳۲۵، جنوری ۱۹۵۴ء، ص ۲۹ - ۳۱

منظور حسین

۹۵ - ابن رشد

ہمایوں (لاہور) ، دسمبر ۱۹۳۱ء

مہربان علی خان

۹۶ - اندلس میں اسلامی سلطنت کے زوال کے اسباب

خدا بخش لائبریری جرنل (پٹنہ)، شماره ۳۱ - ۳۳ ،

ص ۸۱۵ - ۸۱۹

نذیر حسین ، شیخ

۹۷ - ابن عطیہ اندلسی

معارف (اعظم گڑھ) ، اکتوبر ۱۹۸۸ء ، ص ۲۹۶ - ۳۰۲

نیاز فتح پوری

۹۸ - اندلس کے آثار علمیه یورپ میں

نگار (لکھنؤ) ، دسمبر ۱۹۲۳ء ، ص ۲۷ - ۳۳ ، جنوری و

فروری ۱۹۳۸ء ، ص ۱۳۶ - ۱۵۱

۹۹ - قصر الحمراء

نگار (لکھنؤ) ، فروری ۱۹۲۶ء ، ص ۷

وحید اشرف، ڈاکٹر سید

۱۰۰ - آٹھویں صدی ہجری میں ایران اور ہندوستان میں ابن عربی

کے افکار پر ردعمل

دانش (اسلام آباد) ، ۱۳۶۵ھ ش ، ص ۱۰۳ - ۱۲۵

وحید الدین سلیم ، سید

۱۰۱ - ابن جبیر اور اس کی سیاحت

معارف (علی گڑھ) ، جولائی ، اگست اور ستمبر ۱۸۹۸ء کے

شماروں میں، نیز شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کی مرتبہ کتاب

مضامین سلیم، جلد دوم میں، [کراچی : انجمن ترقی اردو
پاکستان (۱۹۶۱ء)] ص ۵ - ۵۹

حواشی

- ۱- ابن سید الناس کی مختصر تالیف ,,نور العیون فی سیر الامین المامون، کو شاہ ولی اللہ نے عربی سے فارسی میں منتقل کیا۔ شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ سرور المحزون کے اردو میں تراجم ہونے اور شرحیں لکھی گئیں۔
- ۲- روضة التعریف لجب الشریف (تصوف)
- ۳- جبل الطارق کے ساحل پر طارق بن زیاد نے اپنی کشتیاں جلا دینے کا حکم دیا تھا۔ اقبال نے پیام مشرق میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔ ع طارق چو بر کنار اندلس سفینہ سوخت
- ۳- تالیف ابو القاسم الزہراوی
- ۵- ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض
- ۶- ترجمہ از ڈاکٹر ریاض الحسن
- <- ترجمہ از پروفیسر محمد سرور
- ۸- ترجمہ از محمد حسام اللہ شریفی
- ۹- علامہ اقبال کی معروف نظم
- ۱۰- مجالس الشیخ اکبر قدس سرہ و مجالس مولانا روم قدس سرہ

